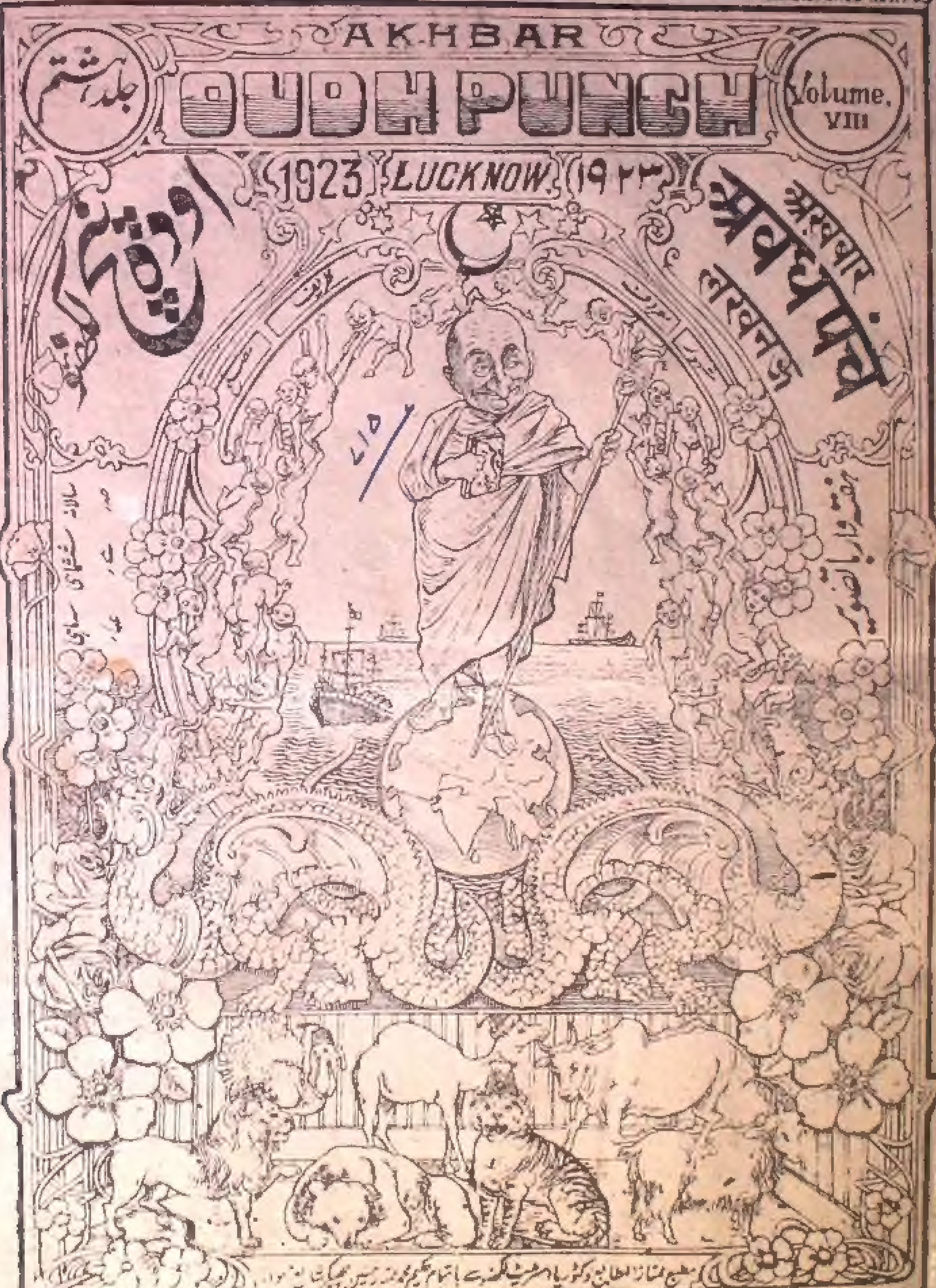
REGISTERED No A 783



جلد ۸ نمبر ۱۹
مضامین غیر
مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۲۳ء

بندر کے ہاتھ ناریل

مولانا پنچ - جبھی خدا گنجے کو ناخون (ناخن) نہ دے کھجائے کھجاتے سڑی ہو جاتا ہے ایک نو دولت رئیس کی بربادی پیش نظر ہے لیکن اس نظم سے دنیا کو نصیحت کرنا مقصود ہے تنکے کا نفقہ سر کے جسکا جی چاہے اپنی ڈاڑھی ٹٹولے ہمین تو کیا پڑی ہو گی - ہر چند کہ آجکل ڈاڑھی عنقا ہے - جدھر دیکھو کھیت کی ہوا - کنگال چٹیل میدان گھٹا ڈاڑھی کا نام آتے ہی ہاتھ کد پر پہنچ جاتا ہے - یہ ایک انسانی خاصہ ہے - سنا ہے زردی کانفرنس مین ہمارے دوست کرزن صاحب جوش بہادری دکھانے کو بار بار مونچھوں کی جانب انگلیاں لیجاتے تھے - مگر انگلیاں مجسم مسک کے گھر سے سائل کی طرح خالی واپس آتی تھین -

وہ بڑھا سرف کا پھر جوش جیسے آجکل
لٹ رہی ہے مفت اغیرون کی دولت آجکل
گھنٹے بجے انجیر گری اور چوپٹ راج ہم
ہے یہی حالت ککڑی کی بدولت آجکل
جان کر مال غنیمت جس نے پایا سے مزا
ہوگئی پھر بڑھ کے لذت کش ریاست آجکل
اب تو وہ اک گام بھی پیدل چلا جاتا نہین
چار کے کاندھے پہ ہے چلنے کی عادت آجکل
مفت خورے ہین کہاں آمین یہ تو خوب ہے
ڈھائی دن سقے کی ہے یہ بادشاہت آجکل
جو تھے گھسیارے وہ سب بانکے سپاہی بن گئے
ہے شریفون پہ رزیلون کی حکومت آجکل
جس نے دھویا منہ گر چہ پانی دھو کے بھی
موجزن ہے اس کے دریائے سخاوت آجکل
منتین کی مین لیے جوتیان کھا رہی شرافت
پاجیون کی دن بدن بڑھتی ہے عزت آجکل
غضب کر کے جمع کی جس نے یہ دولت ہائے ہائے
مٹ رہی ہے اس کی بے ساختہ بضاعت آجکل
جس نے محنت سے بچائی تھی یہ ساری جائداد
مل رہی ہے خاک مین وہ سب ریاضت آجکل
قدر ہوتی خوش گلو گبرو جوان ہوتے جو ہم
ہے نئے گیرتے رئیسون کو یہی لت آجکل
سارے کنبہ کو ڈبوئے گا بڑھا ہے جوش جل
موجزن ہے گنگا گھرانے جود و ہمت آجکل

والسلام مع الشمش والبادام

راقم

ر - ج

ایک پیشین گوئی کی مطابقت

ڈیر پنچ - گنگا پار کے ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کے متعلق آپ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی اُن بزرگ کا انتخاب ہوا اور بڑی شان سے ہوا - بیٹے دونون ایڈی کانگ بھی اپنی برادری کے حاصل ہوے - بڑے نام اُبھری ہوئی ایک جگہ باقی رہ گئی تھی وہ بھی حسن اتفاق یا حسن تدبیر یا قدرتی کشش کے باعث ایک چوتھے بھائی کے حصہ مین آگئی - کسی غیر قوم والے کے لیے ایک چھیچھڑا بھی نہین بچا -

جو شخص بھاری بھر کم آدمیون کو بھی بہت جلد بھلا سکتا ہو اور بہت سے آدمیون کو آسانی سے بیوقوف بنا سکتا ہو فی الحقیقۃ وہی صدر کا مستحق بھی ہو سکتا ہے دیا ہے دوسری خرابیاں (بعض ہون یا نہ ہون) ڈپلومیسی کی قابلیت ملک کے سب سے بڑے عہدے کے لیے بھی ضروری خیال کی جاتی ہے - جو لوگ ڈیکین کے غصہ مین علٰحدہ ہو جانے کو کہہ رہے تھے اُن کو سود خود غرض ہو تو سوے بس است" کو غنیمت خیال کرکے قناعت کرین اور ابھی کچھ دونون سکین - سکریٹری کا پیشتری ہے ان پونیفارم استقبال کے لیے موجود تصویر لارک البتہ نذری ہے ہورڈ واقع ہوے مین اتنی کسر رہ بھی جو رہتی تو بس بقول میان پیر کے کروٹ کروٹ جنت مین کچھ کسر نہ رہتی -

یہان کے دونون بورڈ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہین - ادھر دیکھو تو خوشوقتی ادھر دیکھو تو خوش وقتی - غرضکہ ہر جو اس پار ایک خاص قسم کا خطہ ہے - کم از کم یہان کے واسطے لاٹ صاحب کو باسپورٹ نہ ملنا چاہیے -

مولانا پنچ - ایک بات نذری خاص طور پر نوٹ کر لیجیے گا (شاید وقت ضرورت پہ کام آئے) کہ کرسی کا آدمی (چیرمین) ہو جانا تعلیم یافتہ طبقہ کی نگاہ مین گنگا نہانے کے برابر وقعت رکھتا ہے -

مثلاً اگر آپ کسی تختہ (بورڈ) کی کرسی کے آدمی ہو جائین تو جو لوگ آپ کو پہلے کانگریس کا باغی کلکٹر کا خیرخواہ سرکار کا پجاری ملک کا دشمن کہتے تھے وہی لوگ اپنی قلم وزبان سے آپ کو پکا کانگریسی کلکٹر سے آن بان کے ساتھ ملنے والا اور وطن کا پکا خیرخواہ اور اسکی ہمدردی مین اپنے مال کی پوشیدہ طور پر قربانی کرنے والا بتا کے دل کھول کر اپنا فخر سمجھین گے - دل چاہے تجربہ کر لیجیے - سلام علیکم -

راقم ادرو قعہ عرف ہندو مسلم عدم اتحاد - از مقام ینڈال جو فروش و گندم نما -

مسدس تار و پود ممبری

(تتمہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء)

تشخیص کروں جب تو ہر اک نام پہ ہو ٹیکس ہر در پہ بھی ہو ٹیکس ہر اک بام پہ ہو ٹیکس
مجبوری عشاق کے آلام پہ ہو ٹیکس الفت جو کرے تو دل ناکام پہ ہو ٹیکس
ہو زلف گرہ گیر پہ بھی ٹیکس کی بندش
دیوانہ کی زنجیر پہ بھی ٹیکس کی بندش

رخسار پہ ہو ٹیکس الگ تل پہ جدا ٹیکس عشاق کے ارمان بھرے دل پہ جدا ٹیکس
گل پر ہو جدا ٹیکس عنادل پہ جدا ٹیکس لیلیٰ پہ جدا ٹیکس ہو محمل پہ جدا ٹیکس
ان ٹیکس سے کوئی دل ناشاد نہ چھوٹے
بلبل کوئی گلچیں کوئی صیاد نہ چھوٹے

عشاق کی ہو دل ہو زبان پہ الگ ٹیکس مستورون کی رفتار خرامان پہ الگ ٹیکس
قمری پہ الگ سرو گلستان پہ الگ ٹیکس سنبل پہ الگ لٹ لٹ پریشان پہ الگ ٹیکس
ہر ٹیکس عنادل کے بھی درد جگری پہ
ہو فصل گل آئی تو نسیم سحری پہ

اندھوں کا ہر اک کوچہ و بازار پہ چنگی گلشن پہ بھی بلبل کی گلزار پہ چنگی
عشاق کے ہر آہ شرربار پہ چنگی زاہد کی قبا جبہ و دستار پہ چنگی
جنگل میں بیچے گا کوئی جھاڑی نہ بچے گی
دستار تو کیا شیخ کی داڑھی نہ بچے گی

مسجد پہ بھی ہو ٹیکس ہو ملا پہ بھی ہو ٹیکس تسبیح پہ بھی ٹیکس ہو مالے پہ بھی ہو ٹیکس
کملی پہ بھی ہو ٹیکس دوشالے پہ بھی ہو ٹیکس جنوئی پہ بھی ٹیکس ہو مالے پہ بھی ہو ٹیکس
تعدادِ اب اس سے کوئی کم ہو نہیں سکتا
ان ٹیکس بھلا میاں پہ کم ہو نہیں سکتے

اب رحم کے قائل ہے یہی قوم ہماری حصہ ہے اسی قوم کا سب رحمت باری
جھگڑے میں کسی کے نہیں پڑتی ہے بچاری کم ہے کیا کرتی ہے وہ تابعداری
ان مستحق رحمت باری ہے تو یہ ہے
کثرت میں میاں لوگوں پہ جاری ہے تو یہ ہے

نوحہ ابلیس

اک مولوی صاحب سے یہ کہنے لگا شیطان - اے میرے چچا جان
رہتا ہوں شب و روز میں اس فکر میں حیران - اے میرے چچا جان
سچ پوچھیے جو مجھ سے کوئی شیطان تو ہیں آپ - اے میرے بڑے باپ
ملعون بناتا ہے مجھے کس لئے انسان - اے میرے چچا جان
انصاف میں ہے ذات آپ کی اک فرد مکمل - ظاہر میں ہے بو کھل
سب مجھ کو لگاتے ہیں یہاں لعنت میں بہتان - اے میرے چچا جان
مثل آپ کے اب کوئی زمانے میں نہیں ہے - دل اس سے حزیں ہے
[illegible] آپ کے ہو جائیں گی یہ بستیاں ویران - اے میرے چچا جان
ہاں آپ کے [illegible] ہے میری دال - ہے میرا برا حال
یو پی سے چلا جاؤں گا اب جانب ملتان - اے میرے چچا جان
میراث پہ میری تو کیا آپ نے قبضہ - فریاد خدایا
اب چوک میں بیچا کروں گا جا کے میں ہنستان - اے میرے چچا جان
پٹنے جیسے اک قطرۂ خون تن میں نہ چھوڑا - اس طرح سے نچوڑا
اک یہ بھی تو ہے دہر میں شیطان کی پہچان - اے میرے چچا جان
رکھیں نہ کسی کام کا بیچے ہیں جیسے - مانند ونس کے
بہتر تھا اگر آپ بھی ہوتے کہیں کپتان - اے میرے چچا جان
تسبیح پہ چندے کا حساب آپ لگائیں اور لطف اٹھائیں
پھر کیجے اسی مال سے کھانے کا بھی سامان - اے میرے چچا جان
بھرتے ہیں جو گھر گھر خبر بے دم کی طرح آپ در در - نہ کوئی باپ
ہے خوف کوئی ڈال نہ دے آپ کے سندھان - اے میرے چچا جان
یہ ظلم کیا آپ نے چھینا ہے مرا حق پھر کرتے ہیں ہو حق
دن رات اسی فکر میں رہتا ہوں پریشان - اے میرے چچا جان
سلطان شیاطین جہاں آپ ہیں حضرت اور بانی بدعت
میں آپ کی ڈیوڑھی کا ہوں اک ادنےٰ سا دربان - اے میرے چچا جان
ہاں طوق ضلالت ہے پڑا میرے گلے میں - ہیں آپ مزے میں
کس طرح سے فرمائیے مشکل ہو یہ آسان - اے میرے چچا جان
مرقد عبد گاہ رضا میں ہوا جیسے ہوں آپ بھی ویسے
بس اب تو مرے دل میں ہے اتنی ہی ارمان - اے میرے چچا جان

راقم [illegible] ہردوئی

اخبار انگورہ کے متعلق اخبار زمیندار کا ریویو

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار اپنے ۔۔ اپریل کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔
[illegible]

منیجر دفتر انگورہ امرتسر سے طلب فرمائیے

اصلاح و تصحیح

(منجانب جناب اوبار لکھنؤ)

اودھ پنچ نمبر ۱۵ صفحہ ۸ کالم ۱ سطر ۲۲ میں - تھا یہ قوالی دنیا کی قوم یہ غلط ہے - ۔۔ کی قوم میں ۔۔ بجائے ۔۔ [illegible]

نزلہ بر عضو ضعیف

یعنے

وباے کفایت شعاری و تخفیف

خدا نہ کرے کہ نقل پنجابیوں کے کوئی بات چل پڑے۔ چلی اور چلی اب رو کنے سے رک نہیں سکتی آپ مانیے خلقت بھیڑیا دھسان ہے ایک بھیڑ کا منہ جدھر اُٹھا بس اُسی کی دم میں سارا گلہ منہ ڈالے چل نکلا۔ چنانچہ آجکل کفایت کا سبق پنجاب اور دائجیسٹ ہر مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ سرکاری محکموں کے لفافہ دار پاجامہ سے تو یہ لفافے نکلتے ہیں۔ لفافہ پر کچھ پتا وتا نہیں لکھا جاتا صرف نمبر لگا دیتے ہیں اسی پر پتا لکھا ہوتا ہے نمبر لگی ڈاک ایسے تو لفافہ صحیح وسالم رہتا ہے اس لفافہ کو دو بارہ کام میں لاتے مختلف ڈاکخانوں کی مہریں ایک شب کی بیاہی دولہن کا ازار بند معلوم ہونگی گرہ پر گرہ … جکڑ بند … چند مہینوں غور کیجیے تو تاریخ ہندوستان کے وقت … شاید جہاں سے لفافہ بھیجا گیا وہاں کا صحیح نام معلوم ہو ورنہ مہروں کے چاہ بابل میں تو ہاروت و ماروت کی طرح جکڑے رہتے ہیں کاغذی۔ تخفیف کے سلسلے میں اور کوئی نئی تجویز نہیں چلی ہے تو منتظر رہے کہ ہر محکمہ میں ردی پیپر کی جگہ … کی ایک نئی ردی کوٹھے گی۔ قلم اور سیاہی کا استعمال یک قلم محذوف و متروک ہوگا۔ پنسل سے تحریریں لکھی جائینگی اور اگر کاٹ پیٹ ہوئی تو ربر سے مٹا کے پھر وہی کاغذ مسودہ کا مبیضہ بنے گا شاید بڑے آدمیوں کی تکلیف و زحمت کے خیال نے اس مفید مشورہ کو مسترد کر دیا۔ کیا معنے کہ جیسے آدمی (ملازم) ہر محکمہ سے تخفیف کو سلام آخری کرتے چل رہے ہیں … ہاتھ میں کون بیٹھے گا اور سرنوشت ازل کو کون مٹا لے گا۔ دیکھیے کوششوں پر پھر بھی نباہ بھی انھیں غریب لاشی ہاشی دس پانچ روپیہ ماہوار کے ملازموں پر موقوف ہے۔ پیٹ بھرے بڑے مرد۔ غیروں کی محنت پر شیخی جتانے والے ہر تکلیف سے پہلے بھی آزاد تھے اب بھی ہیں۔ سرکار کہتی ہے چپ غم بڑی تنخواہ والے ملازم گھٹتے ہیں ہیچ دفتر مفلس رعایا کہتی ہے ہے سوم تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ کمائیں خان خاناں اڑائیں میاں فہیم۔ مصارف بڑھائے حکومت نے کیوں؟ اپنی ضرورت سے! خزانہ میں کمی ہوئی آمد کے نام سو … میں۔ انصاف … کیوں؟ تہذیب ممالک کی تقلید۔ یارو کیا تہذیب کی علامت یہی ہے؟ اور کیا۔ یورپ سارے کا سارا مہذب بنے تو قرضدار ہے جنگ میں شریک ہونا اور قرضدار ہونا دونوں باتیں تہذیب کے خمیر میں داخل ہیں اگر تم بھی مہذب ہو تو نرے کا قرضہ ہو اگر روزہ نہیں رکھا تو ضرور افطاری ہی کھا لیجیے جنگ سے فائدہ نہوا تو قرضدار ہی بن جاؤ۔ اچھا پھر اس تہذیب کا نباہ؟ یارو عالم علم الوحوش … دو … سے آپ آج زمانہ میں اپنا نظیر و مثل نہیں رکھتے آپ نے تمام عمر چوہے کے بل میں کاٹی ہے آپ خیال فرماتے ہیں کہ ہر چوہیا آدھ سیر اناج روز صرف کرلی ہے بالفعل ایک کرور بائیس لاکھ چوہے ہندوستان میں ہیں ہر مہینہ ایک چوہیا دو جھول نکالتی ہے ہر جھول میں پندرہ بچے پیدا ہوتے ہیں لہذا ایک کرور بائیس لاکھ کو تیس میں ہر مہینے ضرب دیتے رہو اور ہر چوہیا کی خوراک میں آدھ سیر اناج لکھو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ کسقدر اناج ہر ماہ ضائع ہوتا ہے۔ کون شخص ہے جو اس تجویز کی مخالفت کرے گا۔ پروفیسر موصوف دس ہزار روپیہ ماہوار پہ پائیں تو کچھ پاس لگے کہ آپ کی ذات سے چوہوں کی چوری میں بادھا لگے گا آپ کے آتے ہی ایک محکمہ قائم کر دیا بل میں پالش … طرح طرح کے … آلات ولایت سے منگوائے لیکن نہ اناج بچا نہ چوہے کم ہوئے آخر آپ نے بل کی جڑ سے ایک عظیم الشان تجویز کا نامہ تلاش کیا۔ وہ کیا؟

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو چوہوں سے بچنا منظور ہے وہ سالانہ … ٹیکس عنایت فرمائیں تاکہ اُن سے عمدہ نسل کے بلے پالے جائیں یہ بلے خاص انگلستان جرمنی میں پیدا ہوتے ہیں اور جس طرح پولیس … قاتل اور مجرم کا کھوج کرتے ہیں اُسی طرح یہ بلے … چوہوں کے دانتوں سے دانہ نکال لیتے ہیں۔ یہ بچے نہایت نازک مزاج آرام پسند ہیں۔ ہر ایک بچے کے واسطے دلکشا کوٹھی روح افزا قصر تیار ہے اگر فرح بخش یا سلطان منزل ہو تو بہت بہتر آٹھ سیلون کی … ان میں سے ہر ایک کی روزانہ غذا ہے۔ کام بغیر ٹیکس لگائے نہیں چل سکتا۔ چلیے آدھی کمائی چوہوں نے کھائی آدھی بلیوں نے اڑا لی۔ (مشلمنٹ پیلا)

اجی جناب مہذب آدمی علوم سے ماہر بھی ہوتے ہیں۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے اکسفورڈ یونیورسٹی سے ایک علم الملکیت کو طلب کرو۔ اسکی تنخواہ صرف ایک لاکھ روپیہ ماہوار ہوگی۔ آپ آئے اور بڑی دھوم دھڑکے سے آئے۔ یونیورسٹیاں بنائیں صدہا … آراستہ فرمائیں علم البرق کے کرشمے دکھائے مقناطیس کے شعبدے کیے۔ یونیورسٹیاں … تعلیمگاہیں دکھیں بشور سے کیے۔ کمیٹیاں بنائیں مگر جنھوں نے تعلیم حاصل کی تھی انھیں ایک دلیل بھی بنانی نہ آئی جب شکایت ہوئی اور ہڑبڑ مچا ہائے ہائے سب کیا دھرا خاک میں ملا جاتا ہے خدا کے لیے کوئی فریاد کو پہونچو تو سے میرا بھائی تو دوڑ میں دوڑ یہاں سوال ولایت میں جواب۔ حاصل سوال و جواب یہ ہوا کہ ملات تھوڑی سوانگ بہتیرے۔ بھلی اگر ولایت کی سی تعلیم اور یورپ کے سے صناع درکار ہیں تو پھر مہذب بنیے۔ بنئے! اجی وہی ذرا سی بات۔ صاف صاف فرمائیے۔ اللہ کو کہتے نہیں ذہنی عقل تعلیمی …

جلا دو - حکومت کے پاس روپیہ نہیں - تم بھی چپ بیٹھے دم نہیں پیتے - اور یہیں بھی اب تمھارے مہذب بنانے کی جلدی ہے تاکہ انجمن تہذیب میں تم بھی جگہ پا سکے اے صاحب آج تک تعلیم پائی اور جاہل رہے اب کونسی شاخ زعفران لگ جائے گی معاف کیجیے - کرم فرمائیے - نہیں نہیں تم کو مہذب بننا پڑے گا - بھلا ہمیں دنیا کیا کہے گی کہ ڈیڑھ سو برس تک تمھیں مہذب نہ بنا سکے - یہ داغ ہمارے مقدر میں پر نہایت بدنما معلوم ہوگا - ابھی سرکار کوڑی نہیں بچتی - ایک وقت کھاتے ہیں - پیوند پارہ کر کے تن ڈھانکتے ہیں نیا ٹیکس کہاں سے دیں - اوگھبراؤ نہیں کچھ پروا نہ کرو - سالانہ آمدنی میں سے صرف ۴۰ فیصدی کوئی بڑی بات نہیں - اتنا تو تم تصیٹر دیکھنے پان کھانے کنکوا اڑانے میں صرف کر دیتے ہو جیت ہار جاتا پڑا ہے تمھاری فیاضی ضرب المثل ہے اگر تم نے اس ٹیکس کو منظور کرنے سے جی چرایا تو ہم کہیں گے کہ ملک بدقسمت ہے اور مہذب دنیا میں اسے کوئی اہمیت حاصل نہیں -

ملک الموت غریب پر سفت کا الزام ہے - جب غیر طبعی وجوہ موجود ہیں یعنی مفلسی تباہ حالی - مقاومت مرض کی طاقت نہ ہونے کے باعث اموات میں ترقی پیدائش میں کمی ہوتی ہے

تری گلی سے سدا اوکشندۂ عالم
ہزاروں آتی ہوئی چار پائیاں دیکھیں

ڈرگھا قبرخانے بن گئے مہلک بیماریوں سے بچے نفس کا بچا کھچا ہی کا خوف غیر معمولی پرستش یار حم و کرم نے مجبور کیا کہ وجوہ مرگ کی تلاش کی جائے تحفہ ہوتا تھا مر گیا - ہاں بہت کھا گیا ہوگا - بہت کھانے کو کسے میسر ہے خراب قسم کی غذا تیسرے فاقہ غریب کو ملی وہ بھی آدھے پیٹ - معدہ نے قبول نہ کی - تحفہ مر اسفاقت برداشت نہ تھی سمیت جھیلی - تحفہ نے ہیضہ کا جوڑا اختیار کیا چلیے خدا گنج روانہ شد - نہیں جی طاعون ہوا طاعون - پلیگ پلیگ - یہ نمناک مقامات میں رہنے کا اثر ہے گندے نالے یہی جوتا نہیں پہنتے ننگے پاؤں پھرتے ہیں - طاعونی جرثیم ٹھہرے مہذب وہ کسی کو ننگے پاؤں پھرتے دیکھ نہیں سکتے کیسا جوتا اور کیسے جرثیم جسم میں نفوذ نہیں بخار تیز ہوا طبیعات گھبرا بیہوش آ آدھی - مدافعت کا یارا نہ تھا حیت نے ہاتھ پاؤں پھیلائے نتھنوں سے ہچکی آئی اول فول بکتے عدم آباد پہونچ گئے -

اچھا پھر ان مصیبتوں کا کیا علاج ہے ؟ آہ کوئی ہے ذری مسیحائے زمانہ ڈاکٹر وزیر حسن تھیل کو تار دے دو - آئیے دیر نہ کیجیے ہماری تہذیب میں رخنہ پڑا ہے - مگر کیسی جرائیل صاحب کہیں دیر کرتے ہیں -

اک جو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت
مردوں کے تئیں جلایا عیسی کی کی کرامت

آپ بھی آئے تو معارف بڑھاتے ہوئے آئے - مختصر سی رائے دی - اچھا کی ذرا اچھا ہو - آپ دیر ورزش کرو جتنی دیر استراحت فرماؤ - کافور تیمور کی سے تمام مکان کو غسل دو - زمین پر سنگ مرمر کے چوکے لگا دو طاعون کا مسکن بیٹھے کوں دل کھلا نہ رہے پانی کے تمام ظروف شیشے کے ہوں اور یہاں نہ ملیں تو ولایت سے منگواؤ - گھر میں کبھی پھر ایک نہ بیٹھنے پائے - جب گھر سے باہر نکلو تو سنگون سے سڑک پر سرکہ چھڑکواؤ - بھر کی بتی ایک بورے میں بھر دو اسکے اندر بیٹھے جسم کو دفن کر دنیا کی پاؤں ٹکے رہیں خود غرقی ایک انگیٹھی میں سلگا کے گلے میں لٹکاؤ دم میں ایک پیالہ مع پیسے میں تیار کول رکھو پرمنگنٹ آف پتاش کا محلول بھر دو سوائے دو آنکھوں کے اور کوئی چیز کھلی نہ رہے جب یہ سامان مکمل ہو تو سڑک پر گشت کرتے جاؤ -

چل مرے خامے بسم اللہ کون کہاں کی بڑھیا کہاں کی تو بازار سے کوئی چیز مول نہ لو اور خرید کرو تو پرمنگنٹ آف پتاش کے پانی میں غوطہ دے لو چاہے شکر یا نمک ہی کیوں نہ ہو - یا آگ دکھاؤ اور اتنی دیر تک سینکو کہ جراثیم کی زندگی کا احتمال نہ رہنے پائے چاہے دیا سلائی ہی کیوں نہ ہو - ان آسان طرق حفاظت جسمانی کے علاوہ تمام شہر کی وسعت اسکی مقتضی ہے کہ ہر زمین گرمی پہونچانے کے لیے آلات منزہ کیے جائیں اور بجلی کی قوت سے جراثیم کو پھانسی دیجائے - اسکے لیے کچھ درکار ہے ؟ انکین امین کیا درکار ہے عوض دیے رہتے جان دیتی اب کیا چاہتے ہیں - اور کیا جاہل لوگ ہیں کہ جان جیسی کس کام کی ہے یہاں مال درکار ہے - بے اس اختلاف تہمت کوئی معمولی بات نہیں - ٹیکس کا ڈنڈا دم میں بند ہوا - سمجھے کہ نہیں ؟ ورنہ بدنصیبی دہشت بدتہذیبی عدم قابلیت اختیارات کا ثبوت دو تم کو مل جائے گا - پھر دوام الحلوۂ مہذب گروہ میں بیٹھنے نہ پاؤ گے - سدا ٹاٹ باہر برادری سے خارج رہو گے - استغفر اللہ

الغرض حکی کے دو پاٹ ہیں ایک طرف تضعیف ہے ایک طرف تخفیف ہے دونوں کے بیچ میں عام رعایا ہے - آمدنی کے ذرائع بڑھیں یا گھٹیں ضرر ہر طرح نصیب عوام -

آمدنی بڑھنے کا کوئی سامان نظر نہیں آتا - بھلا کیونکر بڑھے ؟ کیا ان کونسلوں سے ؟ جو نہ رعایا کو راضی رکھ سکتی ہیں نہ غیروں کو - نہ خوش نہ ناخوش یا ان وزیروں سے ؟ جنکے خیال سے نہ رعایا خوش نہ حکام بالا مطمئن و موافق - یہاں گورنمنٹ سے جنکی ذات رعایا کی خیر خواہی کا کوئی ثبوت نہ دے سکی - یہاں ان مسیحاؤں سے جنکی تبلیغ گونہ گزشتہ کے ستم با نشاں جرائد کرتے ہیں - یا ان دکانوں سے ؟ جنھوں نے ذرا سنگ کب حرف کچہری میں ایکٹ دکھاتے دکھاتے سٹیج پر ایکٹ کرنے لگے حاکم ضلع اور انکی میم صاحب کو تماشا دکھایا اچھلے کودے کودے مٹکائے رات بھر میں ڈیڑھ ہزار کی رقم کمائی کچھ کنیا بانٹ شادی کے نذر کی کہ جو بھی تمھارے کار دو کام کیا جو اس تہذیب کے زمانہ میں مہذبوں کا پیشہ ہے مگر انگلے زمانہ میں بھانڈ بھگتیوں کتھکوں کا کام تھا - دوہ کچہ چا خانے کے ہوا تیل کا کانے والے - پھر انکی گھٹتی میں صرف جو بقول مولانا پنچ ہم غریبوں کی آمدنی زراعت اور



مشترکہ حماقت یا میر جی کی گدھی

فرانس: حماقت۔ حماقت۔ ترک کرنے سے مروت میں خیانت ہے۔ ماموں تمہارے لیے یہ سواری نازیبا ہے۔
امریکہ: بھانجے۔ میں بھلا تیرے بالوں کا ساتھ چھوڑ سکتا ہوں۔ ابھی کو پیچھے پر ران جمائی ہے آئندہ تمہیں اس حماقت سے نجات مل جائے گی۔

جان بل: کالا مارے یا بوڑا ہم تو لدا ہے لدا ہے کتنے سالوں میں اپنی سر مراق!

ذکری یادداشت فرنگ پر موقوف ہے۔ آ گئے گئی آیت۔ ان ذرائع میں دیسا گوگر کا پھول نہیں پڑا ہے کہ مہذب سازی کا لنگر اُٹھے۔ اور پلیس کا درج پائے۔ مالیت نہ بڑھے اور کورٹ فیس کی دوئی رقم حوالہ کرے۔ نئے نئے محکمے کھولے اور اس کے وابستگان دامن یعنی کم قیمت اور ساقط الایمان ملازمین کو روشن دے۔ جو لوگ دقالی فرنگ میں مبتلا ہیں، آئی آمدنی پر فی مل کی زیادتی پر ترقی کرسکتی ہے مگر بالشت بھر زمین بڑھائے نہیں بڑھ سکتی ساڑھے سات روپیہ تنخواہ میں چار آنہ بھی مزید مال میں شامل نہیں ہو سکتے۔ بس یہ وہی مثل تو ہوئی کہ در نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد۔ جو چیت آسمان سے نازل ہوتی ہے وہ اتحاد چونکتی اور ہماری چند یا تاکتی ہوئی آتی ہے۔

تیل کو ملا گنبدِ حلک رہا اور دیگر مصنوعات ریلوے کے اجارے۔ اگر ہمارے بچو ملکوں کے حوالے کیے جائیں تو ہماری صنعت میں ترقی ہو ہم ہر ایک واجبی ٹیکس کو اپنے سر اور آنکھوں پر امید ہے کہ ٹیکس اور تخفیف کے چالوں ہماری جان بھی تخفیف میں آ جائے گی۔ جو رہی تخفیف کے تحت میں بچے بھی تخفیف کے زیر نگرانی گھر بھی تخفیف کھانا بھی تخفیف پہننا بھی تخفیف۔

اللھم خفف عنا العذاب

الملتمس
شبل

سرتا قدم ہم ہیں اگر کچھ بھی نہیں ہم
یہ کیا ہے کہ سب کچھ ہیں مگر کچھ بھی نہیں ہم

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مسٹر وشار جنھوں نے مس ایلس کو سرحدی پٹھانوں کے پنجۂ ستم سے نجات دلانے میں گل خان اور مغل باز خان کی ہمراہی اختیار کی تھی۔ قدردان حکام کی نظروں کا نشانہ بنی ہوئی ہیں تار پر تار دیے جا رہے ہیں۔ ہکارے گرد ہی کے لیے ورد عمر خورش نہ کردہ باشد۔ شاہ انگلستان و قیصر ہند "کا طلائی تمغہ عنایت فرماتے ہیں۔ لکھ صاحب خوشنودی کا اظہار کرتی ہیں۔ حکومت ہند شکریہ ادا کرتی ہے۔ لیکن مسٹر وشار جواب دیتی ہیں کہ میں کس قابل ہوں یہ سب سرجان میفی کے ماتحت افسروں اور دیگر مددگاروں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ پھر بھی گل خان اور مغل باز خان کا شکریہ کوئی ادا نہیں کرتا۔ ہم نے ابھی تک کسی اخباری کاغذ میں یہ نہیں دیکھا کہ شکریہ کی ریوڑیاں بٹیں جہاں دو ان جانبازوں کا بھی کوئی حصہ لگایا گیا ہے۔ سرحد آ صاحب چیف کمشنر سرحدی کو مبارکباد دیتے ہیں چیف کمشنر صاحب شکریہ کا تحفہ ارسال کرتے ہیں ایک زنانی مثل ہے "میں اور میرا اتبا باقی سب لوگ مدو تا" اس مہم میں بحوالہ اخبار مسٹر وشار کا کام صرف اسقدر ظاہر ہوتا ہے کہ جو پلیس کے ساتھ چلی گئیں اور جب گل خان کا ایک آدمی مس ایلس کو کندھے پر چڑھا کے لایا تو مسٹر وشار نے اس بچی کو کلیجے سے چمٹا لیا۔ یہ کوئی تھوڑا کام نہیں واقعی اگر وہ کلیجے سے نہ لگاتیں تو ہمدردی رہ جاتی گل خان اور مغل باز خان سرجان میفی کی ماتحتی کے طفیل میں یہ بھی قابل ذکر ٹھہرے۔ معلوم نہیں میجر ایلس اور مس ایلس نے کس کا شکریہ ادا کیا۔ یہاں بھی ریت گھٹنوں ہی کی جانب جھکے یا کسی اور طرف ہمارے کان اس خبر کے بھی مشتاق ہیں کہ کپتان ائی لینڈ کو کیا انعام ملا۔

ماہران علم الصوت کو اب اپنا یہ نظریہ بدل دینا چاہیے کہ آواز کا ترنج اور بحریش ہوا کے ذریعہ ہے ورنہ یہ بیچ ہوا ہے کیا سنئے کہ جب مسٹر ہائی لینڈ قریب کے کمرے میں جوانی کی نیند کا لطف اٹھا رہے تھے اور وقت ہماتیرا چل رہی تھی پتے کھڑکھڑا رہے تھے پھٹ پھڑا رہے تھے۔ مسز ایلس نہیں چلائیں مگر تیز آواز کی مدد سے نہ کی اس چیخنے کے کان مسٹر ایلس کی جان گئی اور قریب مس ایلس توان اور خدا رسول کے اٹھا لی گئی۔ تسبیح صوت جزا کی امانت ہے آئی محروم رہا جب ہائی لینڈ صاحب کی مدد سے اہل جگر رفتہ۔ سچ ہے قضا کی نگرانی کوئی نہیں کر سکتا

فرانس کو شام کے مسئلہ پر ترکوں سے پریشانی ہو گئی ہے۔ سمجھ سکے ہوں سکہ خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اگر ترک فرانس شام کے ٹاپے پر لگڑوں کرن ہوتے کا حق رکھتا ہے تو شیر برطانیہ عراق کی ترائی میں اسکے لیے ایبنڈ نے جمع لے کا حقدار ہے۔ اگر فرانسیسی شام سے وڑبے درڑبے گوئی گزری ہوئے تو شیر برطانیہ کا ٹنکوا بھی ضرور ہوگا۔ چنانچہ دونوں جانب سے صدمہ میں جنبہ ہوئی ہیں:۔

"بھائی صاحب دیکھی آپ نے اس ہیر فرنگستان کی کامگواری کیسا اثر کرنوں کی ان میں ہاں ملاتا ہے؟"

"جی ہاں دیکھیے تو سہی کچھ ہیلیوں کے اغراض و مقاصد سے امریکہ کے اغراض کیونکر علیحدہ ہوگئے۔ یہ مسخرا کچھ گھاس کھا گیا ہے اپنے فائدہ کی بات بھی نہیں سنتا"

"میں تو کہتا ہوں کہاں ایشیا اور کہاں یورپ۔ بھائی جان ایشیا ہمارا ہے اور ہم ایشیا کے ہیں آپ کی اور ہماری عمر ایشیا کو تہذیب کا سبق پڑھانے میں بسر ہو گئی یہ امر دیگر ہے کہ ہم نے ہندوستان میں جال پھیلایا آپ نے ہیں ہٹا کے جال کا سرا خود لے لیا یا سرحد افریقہ لیجیے مصر وغیرہ پر ہم تیتر بٹیر آپ ہیں ان کو گونا لاٹھی کر کے لے بھاگے۔ بڑے میاں کو بڑ بھس نے گھیرا ہے۔ وہ او ڈکھ بھرن میں اپنا اور بکرے انڈے کھا لیں"

"حضرت میں نے تو اسی وجہ سے اعلان کر دیا کہ صلح کل ہو گئی اور عراق میں صرف پانچ برس تک انتداب رہیگا۔ اس قلیل مدت میں جو کچھ ہو سکے گا کیا جائے گا۔"

"اور ہم؟"

"ابھی آپ جانیے آپ کا کام جانے۔ میں نے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا۔"

ملا یہ تو فرمایئے کہ ایک ہم وہاں کیا کر سکتے ہیں؟

"پھر بھائی جان یہ تو بڑی مصلحت ہے"

"قسم ہے آپ کے سر عزیز کی یہ نہیں ہو سکتا۔ آخر آپ ہی کے طفیل میں تو شام کا ملک ہم کو ملا تھا۔ اب وقت پر آپ ہی کا ذمہ دیے جاتے ہیں"

"جی ہاں۔ موقع ہے اور بات ہے۔ اگر آپ کے پاس کچھ سپاہ سکتی ہو تو وہاں رہیئے۔ آپ جانتے ہیں کہ بندہ درگاہ کے مزاج میں فخر نہیں ہے۔ ترکوں نے اپنے تئیں سنبھال لیا ہے ان سے بالفعل بگڑنا انکا نامصلحت کے خلاف ہے۔ دیکھیے جو پانچ برس تک پنجہ نکالنے کی مہلت با آسانی مل جائے تو سبحان اللہ"

"تو پھر حضرت یہی موقع ہے۔ میں چلتا ہوں۔ ارے ہاں جو کچھ ہوتا ہے آپ کے سامنے ہی ہو جائے۔ جب آپ نہ ہوں گے تو وہاں میری کون سنے گا"

"آپ کو اختیار ہے میں نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا۔ کہ مجھ کو بے مروتی و دراز دستی بیجا کا ملزم نہ ہونا" الخ ان سے

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

"آپ بھیجیے تو۔ ایک آفت ہو تو کہیے۔ کمبخت خرس بھی بپھرا ہوا کشتی پر آمادہ ہے"

"ہاں اے جی تمہارا کیا نام فیل مرغ صاحب منہ سے ہو مدائنہ کا معاہدہ بھی یاد ہے۔ شام کی طرف بہ نگاہ بد نہ دیکھنا۔ نہیں تو قسم اپنے کیس کی بری ہوگی۔ اور ان یہ بھی یاد رہے کہ تم جو پہلے (فیل مرغ) تم کو بیلی جنرل کی بات ماننا پڑے گی"

"ہوں سام۔ اے کیا کہہ کرتا ہے۔ اب ہمارا قدم درمیان ہے کوئی بیجا حرکت نہیں ہو سکتی۔ جو بات ہوگی صاف صاف۔ نہیں پھر کوئی تنبیہ اتنے نکلے۔ خدا خدا کر کے جتنی برس پاپڑ بیلنے کے بعد تو کیا نیا ہمارا گھر اسا ہی ہاتھ لگا ہے تم سب کے سب نامعقول اٹنگے پیچھے پڑ گئے ہو۔ چلو اپنا کام دیکھو۔" ان مختلف صداؤں کا ملخص اور نتیجہ وہی اخذ کیا جا سکتا ہے جسے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

اس وقت اسحق سام کا قرضہ جاپان (دائل یورپ) کے ذمہ:-

([illegible]) پھیلا ہوا ہے۔ نکاسی کی امید ابھی ہی رہی ہے۔ قرضداروں کی فہرست میں ترکوں کا نام شامل نہیں لہذا ترکوں سے جو نیا معاہدہ اور معاملہ ہوا ہے اسمیں نہ تو وہ انکا خیال سودا کرے کا قانون شامل ہے اور نہ اسیر۔ دلی تیج ہیں سے کان کٹائی ہے کی مثل صادق آتی ہے۔ معاملت کے شرائط بھی اسی وجہ سے آسان ہیں۔ اتحادی اس معاملت میں غالباً زیادہ دست اندازی کی جرات نہ کر سکتے کیا معنی کہ ایک تو ماموں بھانجے کا منہ بولا رشتہ۔ دوسرے مہاجن سے بگاڑنا خلاف مصلحت۔ اتنا بڑا مہاجن اور کون ہے جو اتنی بڑی رقم حوالہ کر دے اور تقاضہ ان ذکرے۔ تیسرے بھائی زبان دلوائی جاتی ہے مگر وہ جس کے منہ میں دانت نہ ہوں۔

ترک جن باتوں پر اڑے ہوئے تھے اب دوسری طاقتیں کسی نہ کسی عنوان سے انھیں تسلیم کرتی جاتی ہیں۔ برٹش گورنمنٹ بھی سلطنت کو دخل دے رہی ہے ڈر ہے تو صرف اتنا کہ ڈھائی دن کی سلطنت سنتے کو مل گئی ہے یعنے لارڈ کرزن عارضی طور پر وزیر اعظم ہو گئے ہیں اگر ذمی فسادی طینت نے کوئی نیا شگوفہ چھوڑا تو حکومت انگورہ اپنے مقاصد حاصل کر لے گی اور فرانس کی شرطیں کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔

عیسائی تجسم صفات باری کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ رحم مجسم تھے۔ بڑے میاں بیٹے پر برتر گو اس (معاذ اللہ) بیچارے اکیلے رحم اور انصاف دونوں کا بار سہنے اور برا ٹھا نہ سکتے تھے کیا معنے کہ اجتماع ضدین محال ہے لہذا ایک صفت صاحبزادے کے حوالہ کی اور ایک اپنے واسطے رہنے دی۔ تثلیث مقدس میں تیسرا اقنوم روح القدس ہے اسکا اصل وظیفہ معلوم نہیں مگر ایک مسلمان شاعر کہتا ہے ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا مے کرد

مسیحا کا کام خبیث مدعوں کو نکالنا اور ابھی مردوں کا جلانا تھا یا عند الحاجۃ قم باذن اللہ کہکے مردوں کو جلانا بحسب خیال شاعر ممکن ہے کہ یہ وظیفہ روح القدس کا ہو۔ الغرض جسکے کو جو کچھ کرنا تھا کر کے سدھار گئے۔ روح القدس بھی اپنے شغل میں مصروف ہو گی۔ البتہ ابھی تک پردہ دنیا پر انصاف صاحب نے جنم نہیں لیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرت ریڈنگ کی ذات تصفت ہے۔ آپ کو رحم و نفخ روح سے تو واجبی ہی تعلق ہے مگر ان عدل و انصاف آپ کی ذات پر ختم ہے کیوں تکو اوروں سمجھیں اسمیں کچھ شک تو نہیں ہے؟

پیشگی مبارکباد

سوکھے ہونٹھوں اور کھڑکھڑک زبان سے مبارکباد دینی ہے ابھی تک حضرت رمضان اپنی برکت کے بازو پھیلائے موجود ہیں مگر سب سمول عید کی خوشی میں ایک مشکل تحلیل ہو گی۔ لہذا یارو عید مبارک! عید مبارک! عید مبارک!!! عید کے متعلق جسقدر مضامین دفتر میں موصول ہوئے وہ ۲۵ مئی کے پرچہ میں شائع ہوں گے۔

توکل علیہ الپروائی

گرمی تو خیر یوں ہی تقاضے ہو مگر چند روز سے کبھی کبھی پروائی چلتی ہے۔ خربوزے پھیکے ہوتے جاتے ہیں عمدہ عمدہ خوش رنگ سے خوشرنگ خربوزہ لائی یا تراشا مگر کھاتے ہی منہ بنا کے رکھ دیا اور اسطرح رکھ دیا جیسے نمک پر محصول بڑھانے کی تجویز۔

خدا کی پناہ روزہ داری ونا پائی آب۔ ہماری میونسپلٹی نے بنے ممبروں پر کام تقسیم کر رکھے ہیں آبرسانی کا صیغہ نہ معلوم کن کن ہاتھ کے سپرد ہے آپ کی دستگراری کو بھی کبھی پریشر کے قدیم مرض ہے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] ... فی خانہ ... منیجر

شرائط ایجنسی

- روپیہ ... پیشگی بھیجنا ہوگا۔
- ... کمیشن ... کو دی جائے گی۔
- پانچ پرچوں سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
- ... پر جو وصول ... کرنا ہوگا ... ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
- ... واپس نہ دیے جائیں گے۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

... لکھنؤ میں ... چھپ کر ... شائع ہوا